سوال

(552) بوقت ضرورت پڑوسی سے کسی چیز کا تبادلہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے معاشرہ میں کچھ عورتیں اپنی پڑوسن سے بوقت ضرورت آٹا لے لیتی ہیں، پھر چند دنوں کے بعد واپس کر دیتی ہیں، ایک عالم دین نے مسئلہ کیا ہے کہ ایسا کرنا سود ہے براہ کرم اس کی وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خرید وفروخت کرتے وقت اگر ایک ہی جنس کی دو اشیاء کا تبادلہ کیا جائے تو دو چیزوں کا خیال رکھا جائے۔

1) کمی بیشی کے ساتھ تبادلہ نہ ہو۔

2) دونوں طرف سے نقد ہو۔

اگر کمی بیشی کے ساتھ تبادلہ کیا یا ایک طرف ادھار اور دوسری طرف سے نقد تو ایسی دونوں صورتیں سود ہیں، جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سونا، سونے کے بدلے، چاندی، چاندی کے بدلے، گندم، گندم کے بدلے، جو، جو کے بدلے، کھجور، کھجور کے بدلے اور نمک، نمک کے بدلے یہ تمام اشیاء برابر، برابر اور نقد بنقد فروخت کی جائیں پھر جو زیادہ لے یا زیادہ دے تو اس نے سودی کاروبار کیا۔ سود لینے والا اور سود دینے والا دونوں گناہ میں برابر ہیں۔ [1]

واضح رہے کہ تجارت میں سود کی دو قسمیں ہیں:

1) ربا الفضل: ایک جنس کی دو اشیاء کو کمی بیشی کے ساتھ فروخت کرنا۔

2) ربا النسیئة: اس میں کمی بیشی نہ ہو لیکن ایک طرف سے نقد اور دوسرے طرف سے ادھار کا معاملہ ہو، سود کی یہ دونوں اقسام خرید وفروخت سے متعلق ہیں، البتہ معاشرتی طور پر ایک گھر والا اپنے پڑوسی سے وقتی طور پر کوئی چیز لیتا ہے۔ مثلاً گندم، آٹا، گھی اور چینی وغیرہ اور پھر چند دنوں بعد میسر آنے پر اسے واپس کر دیتا ہے تو یقیناً خرید وفروخت نہیں بلکہ تعاون باہمی کا ایک طریقہ ہے، اسے کسی صورت میں ناجائز نہیں کہا جا سکتا۔ (وا اعلم)

---

[1] صحيح مسلم، المساقاة: ١٥٨٤۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 459

محدث فتویٰ